ویدک تلوار کی کہانی

خود ویدوں کی زبانی

اچھوتوں کے متعلق وحشیانہ احکام

(مولانا عبدالحق صاحب فاضل سنسکرت کے قلم سے)

چاروں ویدوں میں ہمیں آریہ اور دسیو دو قوموں کے نام ملتے ہیں لفظ آریہ کے معنے ویدوں کی نہایت معتبر لغت میں الیشور پترہ لکھے ہیں یعنی آریہ کے معنے الیشور کے بیٹے کے ہیں۔ پھر ان آریوں کو رگوید نے تین اقسام پر تقسیم کیا ہے۔ "تسترہ پرجاہ آریہ" تین طرح کے لوگ (برہمن چھتری اور ویش) آریہ ہیں۔ انہی کو ویدوں میں دوج اور دوجنما کہا گیا ہے۔ اور ان دوجوں کی خصوصیات وید میں یہ ہیں۔

(۱) دوجا آہ برتھم جا" دوج دنیا میں پہلے پیدا ہوا۔ (رگوید ۶۱/۱۹ ۱۰)

(۲) "ایم ساہو تایو دجنا" گمبیر کرنے والا دوج بھی ہوتا ہے۔ (۲/۱ ۹)

(۳) ویدماتا دوجانام پاونی" ماں وید دوجوں کی پرورش کرنے والی ہے (اتھرو ۱/۱ ۱۹)

(۴) دوجا لونے رت سا پہ ستیاہ" دوج مقدس فرائض کا نگہبان ہوتا ہے یعنی پہلے پیدا ہونا۔ عبادات میں امام بننا وید کو پڑھنا اور فرائض مذہبی کی نگہداشت ان کا کام ہوتا ہے۔ چونکہ اس دوج لفظ میں برہمن، چھتری اور ویش تینوں ذاتیں آجاتی ہیں اس لئے دھوکہ میں نہیں پڑنا چاہیئے کہ ان تینوں ذات کے لوگ عبادات میں امام بن سکتے ہیں۔ ان دوجوں میں بھی آگے تقسیم ہے چنانچہ پہلے دوسرے اور چوتھے منتر میں برہمنوں کی خصوصیات کا ذکر ہے۔ اور تیسرے منتر میں عام برہمن چھتری اور ویش تینوں کا۔

اصل میں لفظ دوج کے معنے دو جنم والے کے ہیں۔ ایک پیدائش کے وقت کا جنم اور دوسرا وہ جنم کہ جب اس کو زنار پہنا کر باقاعدہ برہمن چھتری اور ویش کی ڈگری دیدی جاتی ہے۔

ان تین قوموں یعنی آریوں کے بالمقابل دوسری تمام دنیا کی اقوام کو دسیو کہا گیا ہے۔ یہ اقوام جیسا کہ آج کل تمام مورخین کو مسلم ہے۔ ہندوستان کی اصل باشندہ قوم تھیں۔ چنانچہ رگوید میں ان کو نیچ ذات۔ اجنبی زبان والے دوسرے طریقہ یا مذہب والے دیوتا اور برہمن کو نہ ماننے والے۔ آریوں کے طریقہ عبادت کے منکر۔ کالی چمڑی والے۔ کالی ذات والے۔ چپٹی ناک والے کشتنی گردن زدنی۔ لامذہب اور دیوتاؤں کے مغضوب بتلایا گیا ہے دیکھو رگوید ۵۳/۱۴ ۳۔ ۲۹/۱۰ ۵۔ ۶۲/۸ ۱۰۔ ۱۳۰/۸ ۱۔ ۷۰/۱۱ ۸۔ ۲۲/۸ ۱۰۔ ۱۶/۹ ۴۔ ۷/۱۰ ۷۔ ۲/۲ ۲۔

یہ اس قوم کے خط و خال ہیں جن کو تاریخ نویس دراوڑی یا ڈراویڈین قوم کہتے ہیں (دیکھو صفحہ ۳۹)

انڈین امپائر جلد اول۔ منو اس قوم کے متعلق بتلاتا ہے کہ وہ ایک غیر آریہ قوم ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ منہ، بازو، جانگھ اور پاؤں سے جو قومیں پیدا ہوئیں ان کے علاوہ جو قومیں ہیں وہ خواہ آریوں کی زبان بولتی ہیں یا ملیچھوں کی وہ دسیو کہلاتی ہیں۔ یہ قوم ہندوستان قدیم کی ایک نہایت متمدن قوم تھی۔ جس کے قلعے شہروں مال و دولت اور اعلے تجارت کا ذکر رگوید میں موجود ہے دیکھو رگوید ۳/۱۲ ۱۔ ۲/۱۲ ۲۔ ۳۶/۱ ۳۔ ۳۰/۱۳ ۴۔ ۳۰/۲۰ ۴۔ ۳۲/۱۰ ۴۔ ۳۱/۴ ۶۔ اور لالہ لاجپت رائے کی تاریخ ہند حصہ اول۔

آریوں نے ان بےکس داسوں اور غریب دسیوؤں کے ساتھ جو اس وقت ہندوستان کے اصلی باشندے تھے کیا سلوک کیا۔ وہ ویدوں کی عبارات سے ظاہر ہو رہا ہے۔

(۱) یہ آریوں جیسا نام نہیں رکھ سکتے۔ چنانچہ رگوید میں لکھا ہے کہ "نابوا رآریہ نام دسیو ہ" دسیو کو آریوں کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ منو اس کی تشریح میں کہتا ہے۔ کہ آریوں کے نام میں خوشی، طاقت اور مال و دولت کا اظہار ہونا چاہیئے اور شودر کے نام میں غلامی اور ذلت کا۔ منو ۲/۳۱-۳۲۔ رگوید ۹۶/۲۳ ۱۰۔

(۲) دسیوں کو ڈرانا دھمکانا۔ اپنے قابو میں رکھنا آریوں کا ایسا ہی فرض ہے۔ جیسا کہ الیشور کا دنیا کو اپنے قبضہ میں رکھنا (رگوید دسیوؤں کے خدا آریہ جی) "اندر تمام دنیا کو ڈرا دھمکا کر اپنے قبضہ میں رکھتا ہے جیسے آریہ دسیو کو قبضہ میں لاتا ہے" رگوید ۴۲/۱۲ ۵۔ منو کہتا ہے شودر چاہے خریدا ہوا ہو یا غیر خرید اس سے غلامی ہی کا کام لیا جائے گا کیونکہ شودر کو خدا نے ہمیشہ کی غلامی کے لئے پیدا کیا ہے۔ مالک اس کو چھوڑ بھی دے تو بھی وہ کیسے چھوٹ سکتا ہے۔ منو ۸/۴۱۴-۴۱۳۔

(۳) وید کہتا ہے کہ دھن دولت اور مال مویشی غیر آریوں کے پاس رہنا فضول ہے۔ راجہ ان سے چھین کر آریوں کو دیدے۔ (رگوید ۵۳/۱۴ ۳) منو کہتا ہے عورت اور شودر شاستر میں بےزر کیے گئے ہیں۔ جو کچھ پیدا کریں اس پر برہمن کا حق ہے۔ برہمن بے کھٹکے شودر کی دولت کو چھین سکتا ہے۔ راجہ کو چاہیے کہ ویش (دنیا قوم) کو پوری کوشش سے اپنے اپنے کاموں میں لگا رکھے۔ کیونکہ انکے اپنے اپنے کاموں میں نہ لگنے سے دنیا میں یہ وند مچا دیتے ہیں۔ مال جمع کرنے پر قادر ہو تو بھی شودر دولت جمع کرے۔ کیونکہ شودر دولت پا کر برہمنوں کو دکھ دیتا ہے۔ (منو ۳/۴۱۸ اور ۱۰/۱۲۹) یہ بدبخت قوم آریوں کے ہاتھوں میں پڑکر اس قدر تباہ و برباد کی گئی کہ آریوں کے الیشور یا راجہ اندر کا نام دسیوھن یعنی دسیوؤں کا قاتل رگوید میں بار بار فخر سے بیان کیا گیا ہے۔ دیکھو رگوید ۵/۵۶ ۱۔ ۱۰۳/۴ ۱۔ ۹۵/۷ ۱۰۔ ۹۹/۷ ۱۰۔ ۱۵/۱۱ ۱۔ ۱۰۰/۱۲ ۱۔ ۳۵/۲۴ ۶۔ ۷۶/۱۱ ۸۔ ۷۷/۳ ۸۔ ۴۷/۴ ۱۰۔

دسیوؤں کے متعلق مندرجہ ذیل حوالجات بھی قابل ہیں۔

(۱) دسیوؤں کو قتل کر۔ آریوں کی حفاظت کر۔ (رگوید ۳۴/۹ ۳)

(۲) راجہ دشمن کو مارنے والا شہروں کو غارت کرنے والا اور کالی قوم کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والا ہے۔ (رگوید ۲/۷ ۲)

(۳) احمق وید نہ ماننے والے کو ہلاک کر (رگوید ۱۶/۹ ۴)

(۴) دسیو کے سر کو کچل دو (۳۰/۸ ۵)

(۵) دسیو کو کلہاڑے سے مار دو (۲/۹ ۷)

(۶) لامذہب کالی چمڑی والے کو کچل ڈالو (۱۳۰/۸ ۱)

(۷) چپٹی ناک والے دسیو کو مار کر فنا کر دو۔ بے عمل اجنبی زبان والے کو بےگھر کر دو۔ (۲۹/۱۰ ۵)

(۸) نیچ خاندان دسیوؤں کے راجا کی دولت کو ہمارے لئے لے آ۔ (رگوید ۵۳/۱۴ ۳)

مسلمانان لاہور چھاونی کا اجتماع

علمائے اسلام کی بصیرت افروز تقریریں

صلح و آشتی کا مذہب اسلام ہے

۷ اپریل ۱۹۲۷ء کی شام کو لاہور چھاونی میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب سابق سول سرجن صوبہ سرحدی کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں جناب مولانا صدر الدین صاحب اور مولانا عصمت اللہ صاحب نے نہایت پرمغز اور پرامن تقریریں فرمائیں۔ صاحب صدر نے اول الذکر مولانا کا تعارف کراتے ہوئے مختصراً ان کی خدمات دینیہ کا ذکر کیا۔ جو انہوں نے ووکنگ اور برلن میں سرانجام دیں۔ مولانا نے سب سے پہلے سورہ فاتحہ کی تلاوت کی پھر الحمد للہ رب العالمین کی تفسیر کر کے بتایا کہ قرآن کی پہلی صورت کی یہ پہلی آیت ہی صلح و آشتی کا پیغام ہے۔ یہ آیت خدا کو تمام قوموں کا خدا اور سب کی روحانی و جسمانی پرورش کرنے والا بتا کر تمام قومی و نسلی بیگانگیوں کو دور کر دیتی ہے۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ سلسلہ رشد و ہدایت ہر قوم میں رہا ہے۔ یعنی ہر قوم اور ملک میں رشی منی آئے ہیں۔ یہ تعلیم قلب میں وسعت پیدا کرتی ہے۔ خدا کو کسی خاص قوم کا خدا بتانا اس کی جناب میں گستاخی ہے ایسی تعلیم کا نتیجہ تعصب ہوتا ہے۔ خدا غیر محدود ہے۔ لیکن ہم اسے کبھی ہندوستان میں اور کبھی یورپ میں محدود کرنا چاہتے ہیں۔ یہ معرفت کی کمی کا نشان ہے جب ہم اسے صرف برہما رات کا خدا سمجھتے ہیں تو پھر ہماری جنگ افغانستان اور ایران سے ہونی چاہیئے۔ کیونکہ وہ خدا کی مخلوق نہیں۔ جب ایک مسلمان نماز میں یہ آیت پڑھتا ہے تو اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ تمام قوموں کے لوگ میرے بھائی ہیں۔ کیونکہ میرا خدا ان سب کی پرورش کرتا ہے یہ دل کو وسیع کرنے کا نسخہ ہے۔ بغض و تعصب کو دور کرنے کا علاج تھا۔ وہ نمازی اپنی نماز سے غافل ہیں جن کے دلوں کے اندر اس آیت سے وسعت پیدا نہیں ہوتی۔

بعض لوگ کہنے کو تو کہہ دیتے ہیں کہ پرمیشور سب قوموں کا ہے لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ اگر وہ سب قوموں کو یکساں نگاہ سے دیکھتا ہے تو اس نے دوسری قوموں میں روحانی بادشاہ یعنی رشی منی بھی بھیجے ہیں یا نہیں۔ یہ حضرت محمد رسول اللہ نے ہی دنیا کو تعلیم دی ہے کہ سب قوموں میں خدا کے برگزیدہ لوگ گزرے ہیں۔ اس لئے سب قوموں کے بزرگوں کی عزت کرو اگر دوسرے قرآن الحمد للہ رب العالمین کہہ کر بتاتا ہے کہ روحانی بارش تمام قوموں پر نازل ہوئی۔ دیکھو تو حضرت محمد رسول اللہ کا سینہ کس قدر وسیع ہے۔ کہ وہ نہ صرف اپنے آپ کو منواتا ہے بلکہ تمام قوموں کے پیغمبروں اور رشیوں منیوں کی عزت کرواتا ہے۔ مسلمان کہتا ہے آمنت باللہ و ملائکتہ و رسلہ یعنی میں سب کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاتا ہوں وہ جو صرف توریت یا انجیل یا وید کو مانتا ہے وہ گھاٹے میں ہے لیکن وہ جو قرآن کو مانتا ہے وہ کہتا ہے کہ بھئی میں سب بزرگوں کو اور تمام ان اچھی باتوں کو جو کسی مذہبی کتاب میں ہیں مانتا ہوں۔ کیسی اچھی صلح جویانہ تعلیم ہے اس کو کسی عقلمند کے سامنے پیش کرو۔ کوئی اسے رد نہیں کر سکتا۔

مسلمانو! تمہارے دلوں کے اندر یہ ایمان ہے کہ خدا ساری قوموں کا خدا ہے۔ اس ایمان کی موجودگی میں تم دوسری قوموں کے دشمن نہیں ہو سکتے۔ ایک پادری ہمارے پیغمبر کو گالیاں دیتا ہے لیکن جب حضرت عیسیٰ کا ذکر آتا ہے تو ہم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہتے ہیں۔ ایک ہندو ہمارے پیغمبر کو گالیاں دے سکتا ہے لیکن ہم سری کرشن اور مہاراج رامچندر کو گالیاں نہیں دے سکتے۔ ایک سکھ بھی اس کا تجربہ کر دیکھے لیکن ہم حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کے متعلق کوئی برا لفظ نہیں کہیں گے۔ اے میرے ہموطن ہندو دوستو! آؤ اسلام کی اس پرامن اور آشتی آمیز تعلیم پر غور کرو۔ اگر آج ہم اور آپ دونوں ایک دوسرے کے بزرگوں کی عزت کرنا شروع کر دیں تو سب جھگڑے ختم ہو جائیں اور ہمارے اندر محبت اور پریم پیدا ہو جائے۔

اس کے بعد مولانا نے زمانہ نبوی کے دو واقعات پیش کئے جن سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ اسلام نے ناپاک جانوروں تک پر رحم و شفقت کرنے کو بہت بڑا درجہ دیا ہے۔ ان واقعات کے بعد مولانا نے فرمایا کہ کیا ایک مسلمان جسکو ایک ناپاک سے ناپاک جانور کے ساتھ ہمدردی کرنے کا حکم ہے وہ ایک ہندو یا سکھ سے دشمنی کر سکتا ہے۔ دشمنی ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ یہ ہمارا قصور ہے کہ ہم نے ہندوؤں کو اسلام سے آگاہ نہیں کیا۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ تقریر و تحریر کے ذریعہ ہندوؤں کو اسلامی تعلیمات سے واقف کر دیں۔ آخر میں مولانا نے نہایت پرزور اور پرتاثیر الفاظ میں مسلمانوں کو ہدایت کی کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی عزت کریں اور باہمی تکفیر بازی سے باز آئیں۔ اور متحد ہو جائیں۔

اس کے بعد مناظر اسلام مولانا عصمت اللہ صاحب نے نہایت دلچسپ اور شائستہ رنگ میں اسلام اور ویدک دھرم کا مقابلہ کرتے ہوئے ان اعتراضات کا جواب دیا کہ جو چند روز قبل آریہ سماج لاہور چھاونی کے جلسہ میں آریہ مقرروں نے اسلام پر کئے تھے۔ فرمایا کہ سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے کہ اوم خدا کا ذاتی نام ہے اور سب ناموں سے اعلے ہے۔ مسلمان کہتے ہیں کہ خدا کا ذاتی نام اللہ ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا اوم ویدوں میں بھی ہے یا نہیں۔ رگوید کو جو سب سے پرانی پستک کہی جاتی ہے۔ اٹھا کر دیکھتا ہوں تو اس میں اوم ندارد۔ لیکن جب قرآن کو اٹھاتا ہوں تو اس میں پہلے ہی آتا ہے الحمد للہ رب العالمین۔

سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں خدا کی بہت سی صفات مثلاً ایشور سچدانند سروپ۔ سرب شکتیمان وغیرہ لکھی ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی صفت خداوندی ویدوں میں خدا کے متعلق نہیں پائی جاتی۔ ہاں یہ سب کی سب قرآن میں موجود ہیں۔ گویا سوامی جی نے قرآن کا ترجمہ کر کے اپنی قوم کو دے دیا ہے۔

سوامی جی نکاح بیوگان کو ممنوع قرار دے گئے تھے۔ لیکن آریوں نے اسے جائز قرار دے لیا ہے۔ سوامی جی کہتے ہیں۔ کہ عورت کو طلاق کبھی بھی نہیں دینی چاہیئے۔ لیکن لالہ لاجپت رائے جی اپنی کتاب "مہاراج اشوک" میں لکھتے ہیں کہ پراچین رشیوں میں طلاق جاری تھی۔ یہ تمام باتیں بتاتی ہیں کہ اسلام چپکے ہی چپکے آریوں کے اندر گھر کر رہا ہے۔

اس کے بعد آریوں کے اعتراضات کا جواب دیا۔ اور آخر میں مسلمانوں سے اتحاد بین المسلمین کے لئے اپیل کی۔ تقریر حسب معمول نہایت دل آویز تھی۔ سامعین لطف لے لے کر سن رہے تھے۔ خاتمہ پر صاحب صدر نے مسلمانوں کو تلقین کی کہ وہ ان باتوں پر جو دونوں مقررین نے بیان کی ہیں عمل پیرا ہوں۔

ضرورت ہے

پیغام صلح کے لئے ہر شہر اور قصبہ میں دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ کمیشن معقول دیا